بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

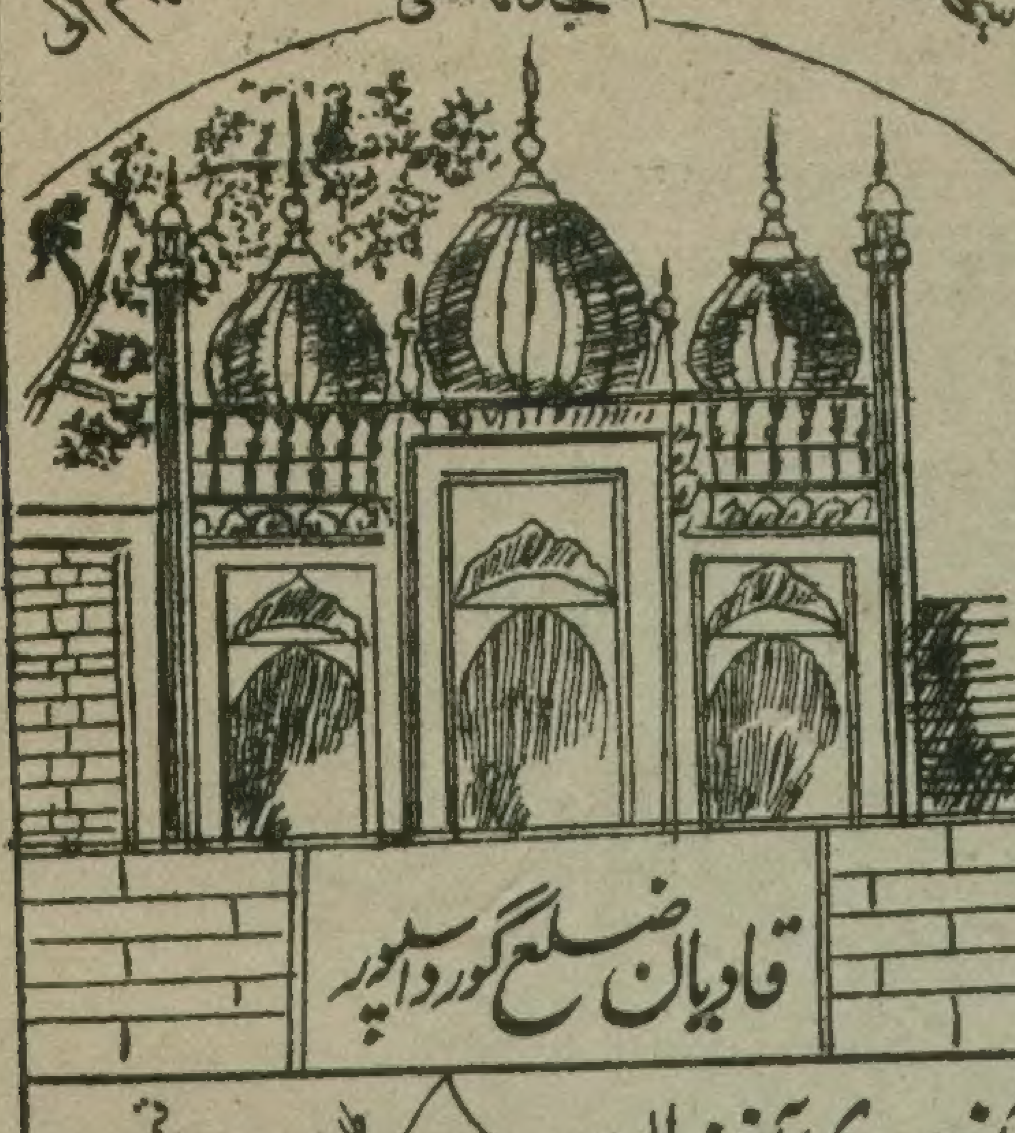

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی عہ ماہانہ للعہ

ای جہان منتظر خوش باش کا آمد گلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۰۸ | آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

جلد (۶) — ۲۸ - محرم الحرام ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء — نمبر (۱۱)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قیمت اشتہارات فی سطر — لوکل خریداروں سے عام — گورنمنٹ عنہ — طلباء وغیرہ مذاہب وغرباء — قیمت بیرون افریقہ وغیرہ

Digitized by Khilafat Library

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد و بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت - عسر و یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیر لیگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کر لیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند راست
منکر آں مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار کند از اشقیا ست

یک قسم دعویٰ از اں عالی جناب
نزد ما کفر است در قرآن و کتاب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ	عنہ
معاونین درجہ اول جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہو	صہ
معاونین درجہ دوم جنکو علاوہ کسی ایک کے نام اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے	للعہ
عام قیمت پیشگی	ے
عام قیمت مابعد	للعہ
قیمت فی پرچہ	۲

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی - جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیے بعد میں نہیں ملیگا رسید زر اخبار میں دیجاویگی علیحدہ رسید نہ دیجاویگی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے

منیجر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے وقت ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے - اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ (تین بار) - آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے اپنی عمر کے آخری دن تک تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا کے آراموں اور نفس کی لذات پر مقدم رکھونگا - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (تین بار) - رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت - اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں - آمین - اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

نمبر (۱۱) مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء جلد (۶)

Digitized by Khilafat Library

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

ڈیب صاحب - مسٹر الیگزنڈر ڈیب امریکہ کے نومسلم دوست کے نام سے ہمارے دوست بخوبی واقف ہیں۔ ڈیب صاحب وہ ہیں جن کی مدت ہوئی حضور مرزا صاحب سے خط وکتابت ہوئی تھی۔ اس کے بعد ڈیب صاحب مسلمان ہو کر ہندوستان میں آئے تھے اور لاہور تک بھی آئے تھے مگر عام مسلمانوں نے ان کو ڈرایا کہ اگر تم قادیان جاؤ گے اور مرزا صاحب سے ملو گے تو تمہارے واسطے مسلمان چندہ جمع نہیں کریں گے اس واسطے ڈیب صاحب ڈر گئے اور حضرت سے ملاقات کرنے کے بغیر یہاں سے چلے گئے اور امریکہ میں جا کر ایک اخبار نکالا۔ مگر کچھ کامیابی نہ ہوئی اور آخر کار ہار کر بیٹھ گئے۔ حضرت اقدس نے ڈیب صاحب کے ہندوستان آنے سے پہلے خواب میں دیکھا تھا کہ وہ ہند میں آیا ہے اور ڈھول بجا رہا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ وہ ایک بے ہودہ کام میں مصروف ہے جس سے کچھ حاصل نہیں چنانچہ یہ بات پوری ہوئی اور سنہ ۱۹۰۶ء میں جب میری خط وکتابت اس کے ساتھ شروع ہوئی تھی تو اس نے ایک لمبے خط میں اقرار کیا کہ اس وقت مجھے ایسے لوگوں نے دھوکہ دیا تھا جن کی نسبت میں اب یقین کرتا ہوں کہ وہ سچے مسلمان نہیں ہیں انہوں نے جو وعدے میرے ساتھ کئے وہ سب جھوٹے ہوئے۔ اس کے بعد آج تک ڈیب صاحب کا کبھی کبھی خط آتا ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو ایک خط ڈیب صاحب کا میرے پاس آیا ہے جس میں انہوں نے آسٹریلیا کے چند اخباروں کے کاغذ ارسال کئے ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ ایک افغان حبیب اللہ نام اس ملک میں رہتا تھا۔ وہاں اس نے ایک انگریزی میم کے ساتھ شادی کی ہوئی تھی۔ اس میم کو زانیہ پا کر اس نے جوش غیرت کے سبب قتل کر دیا اور حکومت ملک نے اس کو پھانسی دے دیا ہے۔ اخبار والوں نے حکومت ملک کے برخلاف کچھ شور و غل مچایا کہ کیوں نہ ہوا ان اخبار کو بھیجنے سے جیسا کہ وہ اپنے خط میں لکھتے ہیں ڈیب صاحب کا یہ مطلب ہے کہ آسٹریلیا اور امریکہ میں لوگ مسلمانوں کے برخلاف سخت تعصب رکھتے ہیں۔ اگر یہی قاتل کوئی گورا ہوتا تو کبھی پھانسی نہ پاتا لیکن چونکہ وہ مسلمان تھا اس واسطے بالخصوص بیرحمی کا سلوک اس کے ساتھ کیا گیا اور اس واسطے ان ممالک میں اسلام کا پھیلانا ایک سخت مشکل امر ہے۔

یہ خط اور اخباروں کا مضمون میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں سنایا۔ حضور نے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں پر اگر ڈیب صاحب کا اثر نہیں ہوا اور اس کے ذریعہ کوئی مسلمان نہیں ہوا تو اس کو چاہئے کہ اپنے نفس کو برا کہے نہ کہ ان لوگوں کو کہ اصل بات یہ ہے کہ خود اس کے اندر جذب و کشش نہیں جو بڑی روحانیت سے حاصل ہوتا ہے

سخن کز دل بروں آید - نشیند لاجرم بر دل - ڈیب نے جو طریق ہمارے ساتھ اختیار کیا تھا خود اسی سے اسکی نیت اور طاقت روحانی ظاہر ہوتی ہے اور اب بھی اس نے کوئی مردانہ چال نہیں دکھائی۔ وہ جانتا ہے اور ڈرتا ہے کہ اگر ہمارے ساتھ تعلق قائم کرے گا تو نقصان اٹھائے گا۔ اس پر میں نے ڈیب صاحب کو ایک خط لکھا ہے۔ جس کا ترجمہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی اگلے اخبار میں درج کیا جائے گا۔

جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط

ایک جرمنی کے شہر ہاینگ سے

ایک لیڈی مسمات مسز کیرولا مین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گذشتہ ڈاک ولایت میں پہنچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھ رہی ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں پیارے میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے (ایڈریس لفافہ پر اب بھی یہ ہے - بمقام قادیان علاقہ کشمیر ملک [illegible] انڈیا) میں آپ سے [illegible] چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں۔ مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دل چسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط - بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہماری بائبل اور نجات دہندہ مسیح کیواسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے۔ اس کے واسطے میں آپ کو مبارکباد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہوگی۔ کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرمادیں۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پوت ہیں۔ تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرمادیں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں۔ آپ یقین کریں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلص دوست ہوں۔

مسز کیرولا مین۔

خبردار

برادرم مفتی صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - عرض ہے کہ میں بتاریخ ۲۸ - فروری سنہ ۱۹۰۷ء کو گوجرانوالہ میں اتفاقاً پہنچا وہاں ایک دوست قاضی محمد عالم سکنہ کوٹ قاضی سے ملاقات ہوئی۔ تذکرۃً معلوم ہوا کہ ایک شخص اپنا احمدی جماعت کو فریب سے احمدی بن کر لوٹتا ہے۔ واجباً عرض ہے کہ میں اس کی حالت سے اچھی طرح واقف ہوں وہ بڑا ٹھگ آدمی ہے اور بہت سی باتیں بنا کر آدمی کو یقین دلا لیتا ہے۔ ازراہ کرم ضرور ہی میری اس تحریر کو اخبار میں جگہ دیں۔ وہ کبھی بھی اپنا نام اور سکونت پورے طور سے نہیں بتاتا۔ کبھی کسی جگہ کچھ بتاتا ہے اور کبھی کسی جگہ کچھ۔ حلیہ اس کا یہ ہے۔

درمیانہ قد - چوڑا منہ - لمبی اور بھاری داڑھی آنکھیں گھمت - عمر قریباً چالیس سال -

خاکسار امیر الدین احمدی زرگر

مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر قادیان

مورخہ ۲۸۔ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۴ مارچ ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۲۸۔ فروری ۱۹۰۷ء "خوش آمدی نیک آمدی"

۹۔ مارچ ۱۹۰۷ء "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں۔"

۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ۱۔ "ربنا افتح بیننا وبینہم"

۲۔ "اعجبتم ان تموتوا۔"

۳۔ "ان کی لاش کفن مین لپیٹ کر لائے ہین۔"

۴۔ "پچیس دن" (یا یہ کہ پچیس دن تک)

۵۔ "من الناس والعامۃ" (ای من خواص الناس والعامۃ) یعنی طاعون خاص لوگون مین بھی پڑے گی اور عام لوگون مین بھی۔

ترجمہ ۔ یہ ہے کہ اے خدا ہم مین اور ہمارے دشمنون مین فیصلہ کر کیا تم تعجب کرتے ہو کہ تم موت کا شکار ہو جاؤ۔ ان کی لاش کفن مین لپیٹ کر لائے ہین ۔ معلوم نہین کہ یہ کن لوگون کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے اور پچیس دن کے الہام مین یہ اشارہ ہے ۔ کہ ۷ مارچ سے پچیس دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہوگا۔ اور ضرور ہے کہ تقدیر الٰہی اس واقعہ کو روک رکھے جب تک کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن گذر نہ جاوین یا یہ کہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے پچیس دن تک یہ واقعہ ظہور مین آجائیگا۔ اگر صرف پچیس دن کے لحاظ سے معنے کئے جاوین ۔ تو اس طور سے ضرور ہے کہ اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام الٰہی کے رو سے ساتوین مارچ پچیس دن کے شمار مین داخل ہے اس صورت مین پچیس دن مارچ کے اکتیس[۱] دن پورے ہو جاتے ہین

[۱] یہ الہام گذشتہ اشاعت مین لکھنا سہواً رہ گیا تھا اس واسطے اب لکھا گیا ۔ یہ الہام "سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی" والے الہام کے بعد ہے۔

تو اس طور پر پیشگوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے ۔ مگر یہ سوال کہ وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیشگوئی کی گئی ہے اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہین دے سکتے بجز اس کے کہ یہ کہین کہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے کہ ظہور کے بعد پیشگوئی کے رنگ مین ثابت ہو جائے گا ۔ اور ہم یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ وہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستون کے متعلق یا دشمنون کے متعلق ۔ جس امر کو خدا نے پوشیدہ کیا ہے ہم ظاہر نہین کر سکتے۔

بعد اس کے ۱۲۔ مارچ ۱۹۰۷ء کا مکرراً یہ بھی الہام ہے۔

۱۔ "یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ"۔

۲۔ "انت منی وانا منک"۔

۳۔ "ظہورک ظہوری"

۴۔ "انت الذی طار الیّ روحہ"

۵۔ "انی انا اللہ ذو المجد والعطاء"

۶۔ "انزل الرحمت علیٰ من اشاء"۔

ترجمہ ۔ اے عیسیٰ مین تجھے تیری طبعی موت سے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤن گا ۔ تو مجھ سے ہے اور مین تجھ سے ۔ تیرا ظہور میرا ظہور ہے ۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا مین خدا ہون صاحب جود اور بخشش ۔ جس پر چاہتا ہون رحمت نازل کرتا ہون

۱۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ "لاہور مین ایک بے شرم ہے"

۲۔ "ویل لک ولافکک"

۳۔ "اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹھ پر"۔

۴۔ "انی نعیت" ۔ ترجمہ ۔ مین نے ایک شخص کی موت کی خبر دی

۵۔ "انی انا اللہ لا الہ الا انا" ترجمہ ۔ مین ہی خدا ہون میرے سوا اور کوئی خدا نہین ۔

۶۔ "ان اللہ مع الصادقین" ۔ ترجمہ ۔ خدا سچون کے ساتھ ہوتا ہے (یہ پیشگوئی آج پوری ہو گئی کہ آج ہی ڈاک مین خبر آئی ہے کہ ڈوئی جس کے عذاب کے بارے مین پہلے خبر دی تھی مر گیا ۔ یہ وہ ڈوئی ہے جسکو مباہلہ کیلئے بلایا گیا تھا)

۷۔ "ایک امتحان ہے بعض اس مین پکڑے جائین گے اور بعض چھوڑ دیئے جائینگے"

۸۔ "انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" خدا نے ارادہ کیا ہے اے اہل خانہ کہ تمہاری پلیدی کو دور کرے اور تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنیکا ۔ (یہ تیسری مرتبہ الہام ہے واللہ اعلم بالصواب)

۹۔ "اعجبنی موتکم" ۔ تمہاری موت نے مجھے تعجب مین ڈالا (۱۰) "یوروپ اور دوسرے عیسائی ملکون مین ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی" (۱۱) "ریاست کابل مین قریب پچاسی ہزار کے آدمی مرین گے" (۱۲) "واستوت علی الجودی" یہ اس آیت کیطرف اشارہ ہے ۔ وغیض الماء وقضی الامر واستوت علی الجودی ۔ پس پانی خشک کیا جاویگا اور جو کچھ ہمارا ارادہ ہے ہم پورا کرین گے اور کشتی جودی پر ٹھہر جاویگی۔

ڈائری

القول الطیّب

Digitized by Khilafat Library

۹ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ الہام الٰہی ۔ "ہزاروں تیرے پروں کے نیچے ہیں" ۔ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو رسول آتا ہے اس کے ذریعہ سے ایک باطنی پرورش انسانوں کی ہوتی ہے ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اول نزول فیضان اس پر ہوتا ہے پھر اس کے ذریعہ سے دوسروں کو بھی حاصل ہوتا ہے جیسا کہ مولوی معنوی صاحب فرماتے ہیں ۔

قطب شیر و صید کردن کار او

باقیان ہستند باقی خوار او

اصل غرض جو تقویٰ اور ایمان سے ہے وہ تو سب کو حاصل ہو جاتی ہے کسی کو بلا واسطہ اور کسی کو بالواسطہ ۔ اصل مقصود تو یہ ہے کہ انسان کامل ایمان حاصل کرے اور ابدی نجات کو پالے اگر یہ بات خدا تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کچھ آدمی راہ پر چلتے ہیں اور کچھ دوسرے ان کے ذریعہ سے راہ کو پہچانتے ہیں ۔ منزل مقصود پر پہنچ کر سب برابر ہو جاتے ہیں ۔ باعتبار بہشت میں داخل ہو جانے کے تو سب مومن برابر ہی ہو جاوینگے ۔

دن خوفناک ہیں ۱۱ مارچ ۱۹۰۷ء ۔ ڈاکٹر [illegible] صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب قریشی ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب ۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ ۔ بابو غلام محمد صاحب لاہور سے آکر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حضرت اقدس ملاقات کے واسطے قریب دس بجے صبح کے مسجد مبارک میں تشریف لائے اور قریب دو گھنٹے کے تشریف فرما رہے ۔ چند آدمیوں نے بیعت کی اور مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی ۔ ڈاکٹر [illegible] دوستوں کے درمیان کسی دنیوی امر پر اختلاف اور باہمی رنج کا ذکر تھا اس پر حضرت نے فرمایا ۔ کہ دیکھو آجکل موسم کی حالت بہت خراب ہو رہی ہے اور ایک غیر معمولی تغیر زمانے کی حالت میں نظر آتا ہے ۔ آسمان ہر وقت غبارناک رہتا ہے گویا کہ وہ بھی اداس ہو رہا ہے ۔ چاہیے کہ آپس میں جلد صفائی کریں ۔ معلوم نہیں کہ کس کی موت آجائے میں تو یہ بھی سننا نہیں چاہتا کہ اختلاف کی کیا باتیں ہیں معلوم نہیں کہ کس کی زندگی ہے اور کون اس سال میں مرجائے گا ۔ جب تک کہ سینہ صاف

کس کی دعا غیر مقبول نہ ہو ۔ دعا قبول نہیں ہوتی اگر کسی دنیوی معاملہ میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہے ۔ تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی اس بات کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیے اور دنیوی معاملہ کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہیے اور دنیا اور اس کا اسباب کیا ہستی رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو ۔

دنیا کی بےثباتی شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے کیا عمدہ واقعہ بیان کیا ہے کہ دو شخصوں میں آپس میں سخت عداوت رکھتے تھے ایسا کہ وہ اس بات کو بھی گوارا نہ رکھتے تھے کہ ہر دو ایک آسمان کے نیچے ہیں ۔ ان میں سے ایک قضائے کار فوت ہو گیا ۔ اس سے دوسرے کو بہت خوشی ہوئی ایک روز اس کی قبر پر گیا اور اس کو اکھاڑ ڈالا تو کیا دیکھتا ہے کہ اس کا نازک جسم خاک آلودہ ہے اور کیڑے اس کو کھا رہے ہیں ایسی حالت میں دیکھ کر دنیا کے انجام کا نظارہ اس کی آنکھوں کے آگے پھر گیا اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور اتنا رویا کہ اس کی قبر کی مٹی کو تر کر دیا اور پھر اس کی قبر کو درست کر کے اس پر یہ لکھوا دیا ۔

مکن شادمانی بمرگ کسے

کہ دہرت پس از وے نماند بسے

خدا کا حق تو انسان کو ادا کرنا ہی چاہیے مگر بڑا حق برادری کا بھی ہے جس کو ادا کرنا نہایت مشکل ہے ذرا سی بات پر انسان اپنے دل میں خیال کرتا ہے کہ فلاں شخص نے میرے ساتھ سخت کلامی کی ہے پھر علیحدہ ہو کر اپنے دل میں اس بدظنی کو بڑھاتا رہتا ہے اور ایک رائی کے دانے کو پہاڑ بنا لیتا ہے اور اپنی بدظنی کے مطابق اس کینے کو زیادہ کرتا رہتا ہے یہ سب بغض ناجائز ہیں ہم بھی بعض وقت کسی پر ناراض ہوتے ہیں مگر

جائز بغض ہماری ناراضگی دین کے واسطے اور اللہ کے لئے ہے جس میں نفسانی جذبات کی ملونی نہیں اور دنیوی خواہشات کا کوئی حصہ نہیں ہمارا بغض اگر کسی کے ساتھ ہے تو وہ خدا کے واسطے ہے اور اس واسطے وہ بغض ہمارا نہیں بلکہ خود خدا کا ہی ہے کیونکہ اس میں کوئی ہماری نفسانی یا دنیوی غرض نہیں ۔ ہم کسی سے کچھ لینا نہیں چاہتے نہ کسی سے کوئی خواہش رکھتے ہیں جوش نفسانی اور للّٰہی جوش میں فرق کرنے کیلئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ایک واقعہ سے سبق حاصل کرو

حضرت علی کا سبق لو لکھا ہے کہ حضرت علی کا ایک کافر پہلوان کے ساتھ جنگ شروع ہوا بار بار آپ اس کو قابو کرتے تھے وہ قابو سے نکل جاتا تھا ۔ آخر اس کو پکڑ کر اچھی طرح سے جب قابو کیا اور اس کی چھاتی پر سوار ہو گئے اور قریب تھا کہ خنجر کے ساتھ اس کا کام تمام کر دیتے کہ اس نے نیچے سے آپ کے منہ پر تھوک دیا جب اس نے ایسا فعل کیا تو حضرت علی اس کی چھاتی سے اٹھ کھڑے ہوئے اور اس کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے اس پر اس نے تعجب کیا اور حضرت علی سے پوچھا کہ آپ نے اس قدر تکلیف کے ساتھ پکڑا اور میں آپ کا جانی دشمن ہوں اور خون کا پیاسا ہوں ۔ پھر باوجود ایسا قابو پا چکنے کے آپ نے مجھے اب چھوڑ دیا ۔ یہ کیا بات ہے حضرت علی نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ ہماری تمہارے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں چونکہ تم دین کی مخالفت کے سبب مسلمانوں کو دکھ دیتے ہو اس واسطے تم واجب القتل ہو اور میں محض دینی ضرورت کے سبب تم کو پکڑتا تھا ۔ لیکن جب تم نے میرے منہ پر تھوک دیا اور اس میں مجھے غصہ آیا ۔ تو میں نے خیال کیا کہ یہ اب نفسانی بات درمیان میں آ گئی ہے اب اس کو کچھ کہنا جائز نہیں ۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نفس کے واسطے نہ ہو ۔ جو ہو سب اللہ تعالیٰ کے واسطے ہو ۔ جب میری اس حالت میں تغیر آئیگا اور یہ غصہ دور ہو جائے گا ۔ تو پھر وہی سلوک تمہارے ساتھ کیا جائے گا ۔ اس بات کو سن کر کافر کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ تمام کفر اس کے دل سے خارج ہو گیا اور اس نے سوچا کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا دین دنیا میں اچھا ہو سکتا ہے جس کی تعلیم کے اثر سے انسان ایسا پاک نفس بن جاتا ہے پس اس نے اسی وقت توبہ کی اور مسلمان ہو گیا ۔

غرض انسانوں کو چاہیے کہ دنیوی کدورتوں کے سبب باہم رنجش پیدا نہ کریں اور پھر یہ دن تو وبا اور زلازل اور قہر الٰہی کے دن ہیں ۔ ان میں خدا تعالیٰ کے خوف سے لرزاں رہنا چاہیے ۔

کمزور لوگ ایک شخص نے ذکر کیا کہ بعض مولوی فلاں قسم کے افترا کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں حضرت نے فرمایا ان کے ہاتھ سوائے افتراء پردازی کے اور کیا ہے لیکن جو لوگ ان کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں وہ خود کمزور اور ضعیف ہیں اور دنیا داری میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ دین کی ان کو ہرگز کوئی خبر ہی نہیں وہ خود سوچ فکر سے کام نہیں لیتے ورنہ ایسے شریر لوگوں کی شر سے محفوظ رہتے جو ہماری باتوں کو تراش خراش کر افترا کے ساتھ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

حقیقۃ الوحی فرمایا کتاب حقیقۃ الوحی میں ہم نے تمام قسم کی باتوں کو مختصر طور پر جمع کر دیا ہے ، اور اس میں قسم دی ہے کہ لوگ کم از کم اول سے آخر تک اسکو پڑھ لیں دوسرے کی قسم کا نہ ماننا بھی تقویٰ کے برخلاف ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دوسرے کی قسم پوری ہونے دی تھی اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی دوسرے آدمی کی قسم کو پورا کیا تھا غرض ہم ایک نیک کام کیواسطے قسم دیتے ہیں کہ وہ بلا سوچے سمجھے گالیاں نہ دیں اور مخالفت نہ کریں کم از کم ہماری دلائل کو ایک دفعہ بغور مطالعہ کریں خواہ تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں پھر ان کو معلوم ہو جاویگا کہ حق کس بات میں ہے ۔

علی گڈہ کالج مین فساد
عزیز احمد خارج از بیعت

۱۰- مارچ ۱۹۰۷ء - قبل از نماز ظہر علی گڈہ کالج کے طالب علم مولوی غلام محمد صاحب نے وہان کے طلباء کے سٹرائک اور اپنے استادون کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت مین عرض کیا کہ اس جماعۃ (فرقہ احمدیہ) کا کوئی لڑکا اس سٹرائک مین شامل نہین ہوا - میان محمد دین - عبد الغفار خان وغیرہ سب علیحدہ رہے لیکن عزیز احمد ان طلباء کے ساتھہ شریک رہا اور باوجود ہمارے سمجھانے کے باز نہ آیا - اور چونکہ بعض اخبارون مین اس قسم کے مضمون نکلے ہین - کہ مسیح موعود کا پوتا علی گڈہ کالج مین ہے - اس وجہ سے عام طور پر عزیز احمد کا رشتہ حضور کے ساتھہ سب کو معلوم ہونے کے سبب وہان کے اراکین نے اس امر پر تعجب ظاہر کیا کہ عزیز احمد اس مفسدہ مین الیساحصہ لیتا ہے - اس پر حضرت اقدس مرزا صاحب نے فرمایا کہ "عزیز احمد نے اپنے استادون اور افسرون کی مخالفت مین مفسد طلباء کے ساتھہ شمولیت کا جو طریق اختیار کیا ہے یہ ہماری تعلیم اور ہمارے مشورہ کے بالکل مخالف ہے لہذا وہ اس دن سے جس دن سے وہ اس بغاوت مین شریک ہے - ہماری جماعت سے علیحدہ اور ہماری بیعت سے خارج کیا جاتا ہے ہم ان لڑکون پر خوش ہین جنھون نے اس موقعہ پر ہماری تعلیم پر عمل کیا - بہت سے لوگ بیعت مین آکر داخل ہو جاتے ہین لیکن جب وہ شرائط بیعت پر عمل نہین کرتے - تو خود بخود اس سے خارج ہو جاتے ہین یہی حال عزیز احمد کا تہا اس مین خصوصیت نہ تہی اور یہ امر کہ ہمارا وہ پوتا ہے اس وجہ سے وہ ہمارا رشتہ دار ہے - سو واضح ہو کہ ہم ایسے رشتون کی کوئی پرواہ نہین کرتے - ہمارے رشتے سب اللہ تعالیٰ کیواسطے ہین - عزیز احمد کا باپ خود ہم سے برگشتہ ہے اور ہم اس کو اپنا بیٹا نہین سمجھتے - تو پہر عزیز احمد کا پوتا ہونا کیسا - عزیز احمد کو چاہیئے تہا کہ اس معاملہ مین اول ہم سے مشورہ کرتا - یا اس مثال کو دیکھتا جو پہلے میڈیکل کالج لاہور مین قائم ہو چکی تہی کہ جب طلباء نے لاہور مین اپنے پروفیسرون کی مخالفت مین سٹرائک کیا تہا - تو جو لڑکے اس جماعت مین داخل تہے ان کو مین نے حکم دیا تہا کہ وہ اس مخالفت مین شامل نہ ہون اور اپنے استادون سے معافی مانگ کر فوراً کالج مین داخل ہو جاوین چنانچہ انہون نے میرے حکم کی فرمانبرداری کی اور اپنے کالج مین داخل ہو کر ایک ایسی نیک مثال قائم کی کہ دوسرے طلباء بھی فوراً داخل ہو گئے - عزیز احمد کو اس واقعہ کی خبر ہوگی کیونکہ اخبار مین چھپ چکا تہا اور اگر خبر نہ ہوتی تو اس کے واسطے ضروری تہا کہ اول مجھہ سے مشورہ کرتا یا اپنے ساتھیون کے مشورہ پر چلتا اس کا علی گڈہ مین جانا بھی اس کے باپ کے مشورہ اور حکم سے تہا نہ کہ ہمارا اس مین کوئی حکم تہا - ایسا ہی مخالفت استادان مین شمولیت ہمارے کسی تعلق کی وجہ سے نہین اور اسی وجہ سے اس کو خارج از بیعت کیا جاتا ہے جب تک کہ وہ اپنے فعل سے توبہ کر کے اپنے استادون سے معافی نہ مانگے"۔ ہان دوسرے طلباء مولوی غلام محمد صاحب وغیرہ نے علی گڈہ جانے سے پہلے ہم سے مشورہ لیا تہا اور ہم نے یہی مشورہ دیا تہا کہ وہان کے لڑکون کی صحبت سے بچتے رہین اور کسی بدی مین شامل نہ ہون تو ہرج نہین کہ وہان جاوین - انسان ضرورتاً پاخانہ مین بھی جاتا ہے - مگر اپنے آپ کو نجاست سے بچائے رکھتا ہے"

عاجز کو مخاطب کر کے حضور نے فرمایا کہ ان باتون کو عام اطلاع کے واسطے اخبار بدر مین شائع کر دین

خواب کی بنا پر کسی کام کا شروع کرنا

۳- مارچ ۱۹۰۷ء ایک صاحب نے اپنا ایک خواب بیان کیا جس مین کسی بڑے کام کے کرنے کی طرف اشارہ تہا مگر اس کام کے واسطے سامان سردست مہیا نہ تھے اور ان کا منشاء تھا کہ خواب کی بناء پر فوراً اس کام کو شروع کر دین - حضرت نے فرمایا کہ بعض خوابین مدت کے بعد پوری ہونے والی ہوتی ہین جب تک کہ اس کام کیواسطے اللہ تعالیٰ اسباب مہیا نہ کرے تب تک صبر کے ساتھہ انتظار کرنا چاہیئے - دیکھو حضرت یوسف پر جس قدر مصائب آئے وہ سب بے وقت خواب سنانے کی وجہ سے آئے تہے - شیخ عبد القادر جیلانی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ فقیر کو چاہیئے کہ قیام فیما اقام اللہ پر عمل کرے یعنی جہان خدا تعالیٰ نے کہڑا کیا ہے وہان کہڑا رہے جب تک کہ خدا تعالیٰ خود وہان سے نکلنے کے سامان نہ بنائے۔

معذرت - افسوس ہے کہ اس ہفتہ مین درس قرآن شریف طیار نہین ہو سکا - امید ہے کہ اگلے ہفتہ مین ضرور درج کیا جاوے گا - انشاء اللہ تعالیٰ۔

المفتی

۴۳ قاضی ظہور الدین صاحب اکمل نے سوال کیا کہ محرم دسوین کو جو شربت و چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہین اگر یہ بقصد بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔

فرمایا ایسے کامون کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمین شرک کی طرف لیجاتی ہین پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسمون کا انجام اچھا نہین ابتدا مین اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہین جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو - عقائد باطلہ دور نہین ہوتے۔

۴۴ یہ مسئلہ پیش ہوا کہ دو احمدی کسی گاؤن مین ہون - تو وہ بھی جمعہ پڑھ لیا کرین یا نہ۔

مولوی محمد احسن صاحب سے خطاب فرمایا تو انہون نے عرض کیا کہ دو سے جماعت ہو جاتی ہے اس لئے جمعہ بھی ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا ہان پڑھ لیا کرین - فقہا نے تین آدمی لکھے ہین اگر کوئی اکیلا ہو تو وہ اپنی بیوی وغیرہ کو پیچھے کھڑا کر کے تعداد پوری کر سکتا ہے۔

۴۵ **روزۂ روز وصال** - ایک شخص کا سوال حضرت کی خدمت مین پیش ہوا کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے یا کہ نہین؟ فرمایا ضروری نہین ہے

۴۶ **روزۂ محرم** :- اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم کے پہلے دس دن کا روزہ رکہنا ضروری ہے یا کہ نہین؟

فرمایا - ضروری نہین ہے۔

۴۷ **چیچھ** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ برائے برآمدگی مراد یا سیرابی ملک یا بطور چیچھ جو لوگ ذبیحہ دیتے ہین جائز ہے یا نہین؟

فرمایا کہ جائز نہین ہے۔

۴۸ **جھنڈ یا بودی** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ کسی بزرگ کے نام پر جو چہوٹے بچون کے سر پر جھنڈ یعنی بودی رکھی جاتی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

فرمایا - ناجائز ہے ایسا نہین چاہیئے۔

۴۹ - **تابوت** - اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرم پر جو لوگ تابوت بناتے ہین اور محفل کرتے ہین - اس مین شامل ہونا کیسا؟

فرمایا کہ گناہ ہے۔

اطلاع - محبت الٰہی پر ایک طویل مضمون لکھا جانے کے باعث رسالہ تشحیذ الاذہان میں دیر ہوئی ہے نمبر ۲ و ۳ ۲۵ مارچ ۱۹۰۷ء کو انشاء اللہ شائع ہوگا۔

سیر و سیاحت کس نیت سے

۱۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء قبل از نماز عصر۔ ریاست جموں کے ایک معزز ہندو اہلکار ساکن قادیان حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر تھے۔ اثنائے گفتگو میں انہوں نے کشمیر کی آب و ہوا کی تعریف کہتے ہوئے عرض کیا کہ جناب کبھی کشمیر کے سیر کیواسطے تشریف لے جاویں۔

فرمایا۔ ہمارا یہ مذہب نہیں کہ صرف تفریح کیواسطے یا سیر و تماشا کے واسطے کوئی سفر کریں۔ ہاں جس دینی کاروبار میں ہم مصروف ہیں اگر اس کی ضرورتوں میں ہمکو کوئی سفر پیش آجاوے اور خدمت دین کیواسطے کشمیر جانا بھی ضروری پڑجائے۔ تو پھر ہم طیار ہیں کہ اس ملک کو جاویں۔

آریوں کا فیصلہ

۱۰۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ رسالہ جدیدہ قادیان کے آریہ اور ہم کا تذکرہ تھا۔ فرمایا کہ سنا گیا تھا کہ مخاطب آریوں میں سے ایک کہتا تھا کہ ہم بذریعہ اشتہار شبھ چنتک کے مضمون کی تردید کر دیتے ہیں حضرت صاحب رسالہ نہ لکھیں مگر ہمنے کہا کہ اب رسالہ کا نکلنا نہیں رک سکتا ان کو چاہیئے کہ بعد رسالہ کے نکلنے کے تصدیق یا تکذیب میں قسم کھالیں۔ تمام ہندوستان کے آریوں کو چاہیئے کہ اس امر پر غور کریں۔ ان کیواسطے اسلام پر حملہ کرنا حرام ہے۔ جب تک کہ اس بات کا فیصلہ نہ کریں ان کو چاہیئے کہ ایک ڈیپوٹیشن بنا کر ملاوامل اور شرمپت کے پاس آویں اور ان کو حلف دیکر پوچھیں کہ کیا وہ ہمارے نشانات کے گواہ ہیں یا کہ نہیں ہیں ہماری یہ ایک چھوٹی سی کتاب ہے مگر اس نے آریوں کا فیصلہ کر دیا ہے۔

تمام مذاہب پر حجت پوری ہوئی

فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ سے تمام ادیان باطلہ پر حجت قائم کر دی ہے اور ہر ایک مذہب کے متعلق ایک ایسی بات پیش کی گئی ہے جو قطعاً لاجواب ہے آریوں کے واسطے اول تو اسی کتاب کا مضمون ہے کہ خود آریہ ہمارے نشانات کے پورا ہونے کے گواہ ہیں جس سے وہ کبھی انکار نہیں کر سکتے پھر ان کا سلسلہ نیوگ اندر ہی اندر ان کے دلوں کو ملزم اور خوار کر رہا ہے پھر ان کا یہ مذہب کہ خدا کسی کا خالق نہیں ایسی باتیں ظاہر ہوئی ہیں کہ کوئی آریہ جواب نہیں دے سکتا۔ سکھوں کی ہدایت کے واسطے خدا نے چولا صاحب ظاہر کر دیا ہے جس پر صاف لکھا ہے۔ کہ اسلام کے سوائے کوئی مذہب مقبول نہیں اور اس سے ثابت ہے کہ باوا نانک کا مذہب کیا تھا۔ عیسائیوں کے خدا کی خود قبر ہی نکل آئی ہے اور ہمارے مخالف مسلمانوں پر بھی حجت قائم ہے کیونکہ قرآن شریف حضرت عیسےٰ کی وفات کا قائل ہے اور آنحضرتؐ نے اس کو مردوں میں دیکھا ہے۔

دین اور دنیا کا جمع ہونا

۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء۔ سید حبیب اللہ صاحب آئی سی۔ ایس مجسٹریٹ آگرہ بمعہ ایک عزیز رفیق کے قبل نماز ظہر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے ان کو مخاطب کر کے حضرت نے فرمایا کہ اتنی تکلیف اٹھا کر اس جگہ کوئی شخص بغیر قوت ایمانی کے نہیں آسکتا۔ دنیاداری کے خیال سے تو یہاں آنا گویا اپنے وقت کو ضائع کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

فرمایا۔ دین اور دنیا ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے سوائے اس حالت کے جب خدا چاہے تو کسی شخص کی فطرت کو ایسا سعید بنائے۔ کہ وہ دنیا کے کاروبار میں پڑ کر بھی اپنے دین کو مقدم رکھے اور ایسے شخص بھی دنیا میں ہوتے ہیں چنانچہ ایک شخص کا ذکر تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص ہزارہا روپیہ کے لین دین کرنے میں مصروف تھا ایک ولی اللہ نے اس کو دیکھا اور کشفی نگاہ اس پر ڈالی تو اسے معلوم ہوا کہ اس کا دل باوجود اس قدر لین دین۔۔ روپیہ کے خدا تعالیٰ سے ایک دم غافل نہ تھا۔ ایسے ہی آدمیوں کے متعلق خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع۔ کوئی تجارت اور خرید و فروخت ان کو غافل نہیں کرتی اور انسان کا کمال بھی یہی ہے۔ کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بروقت بوجھ لادنے کے بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے۔ وہ قابل تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ ایک کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو۔ اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔ نہیں۔ بلکہ ملازم کو چاہیئے کہ اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرے اور تاجر اپنی تجارت کے کاروبار کو پورا کرے لیکن دین کو مقدم رکھے۔ اس کی مثال خود دنیا میں موجود ہے کہ تاجر اور ملازم لوگ باوجود اس کے کہ وہ اپنی تجارت اور ملازمت کو بہت عمدگی سے پورا کرتے ہیں۔ پھر بھی بیوی بچے رکھتے ہیں اور ان کے حقوق برابر ادا کرتے ہیں ایسا ہی ایک انسان ان تمام مشاغل کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حقوق کو ادا کر سکتا ہے اور دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر بڑی عمدگی سے اپنی زندگی گزار سکتا ہے خدا کے ساتھ تو انسان کا فطرتی تعلق ہے کیونکہ اس کی فطرت خدا تعالیٰ کے حضور میں الست بربکم کے جواب میں قالوا بلیٰ کا اقرار کر چکی ہوئی ہے۔ یاد رکھو کہ وہ شخص جو کہتا ہے کہ جنگل میں چلا جائے اور اس طرح دنیوی کدورتوں سے بچکر خدا کی عبادت اختیار کرے۔ وہ دنیا سے گھبرا کر بھاگتا ہے اور نامردی اختیار کرتا ہے۔ دیکھو ریل کا انجن بے جان ہو کر ہزاروں کو اپنے ساتھ کھینچتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچاتا ہے۔ پھر افسوس ہے اس جاندار پر جو اپنے ساتھ کسی کو بھی کھینچ نہیں سکتا انسان کو خدا تعالیٰ نے بڑی بڑی طاقتیں بخشی ہیں اس کے اندر طاقتوں کا ایک خزانہ خدا تعالیٰ نے رکھدیا ہے لیکن وہ کسل کے ساتھ اپنی طاقت کو ضائع کر دیتا ہے اور عورت سے بھی گیا گزرا ہو جاتا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جن قویٰ کا استعمال نہ کیا جائے وہ رفتہ رفتہ ضائع ہو جاتے ہیں اگر چالیس دن تک کوئی شخص تاریکی میں رہے تو اس کی آنکھوں کا نور جاتا رہتا ہے ہمارے ایک رشتہ دار تھے انہوں نے فصد کرایا تھا جراح نے کہدیا کہ ہاتھ کو حرکت نہ دیں انہوں نے بہت احتیاط کے سبب بالکل ہاتھ کو نہ ہلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ۔ چند دن کے بعد وہ ہاتھ بالکل خشک ہو گیا۔ انسان کے قویٰ خواہ روحانی ہوں اور خواہ جسمانی جب تک کہ ان سے کام نہ لیا جائے وہ ترقی نہیں پکڑ سکتے بعض لوگ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ جو شخص اپنے قویٰ سے خوب کام لیتا ہے اس کی عمر بڑھ جاتی ہے بیکار رہ کر انسان مردہ ہو جاتا ہے۔ بیکار ہوا تو آفت آئی۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس معہ اہل بیت بخیر و عافیت ہیں۔

حضرت مولوی نور الدین صاحب صحت و عافیت کے ساتھ ہیں گذشتہ ہفتہ میں مولوی صاحب موصوف کی ایک روزہ علالت کی خبر کے لکھا جانے پر آپکے پاس بہت سے خطوط ہمدردی اور بیمار پرسی کے آئے ہیں اس واسطے آپ نے مجھے فرمایا ہے کہ ان تمام خطوط کے جواب میں احباب کا شکریہ ادا کیا جائے اور ان کو مولوی صاحب کی صحت کی خوشخبری سنائی جاوے کیونکہ ہر ایک صاحب کو علیحدہ خط بھیجنے میں بہت سا وقت چاہیئے اور جو خرچ ٹکٹوں کا ان خطوط کے لکھنے میں ہو سکتا ہے وہ آپنے فرمایا ہے کہ کسی نیکی کے کام میں صرف کر دیا جائیگا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں۔ جمعہ گذشتہ میں آپکا خطبہ مسجد مبارک میں ہوا۔

دعا مدد۔ (۱) اسماعیل صاحب مصنف چٹھی مسیح وجع الورک سے تکلیف میں ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۲) سید محمد حسین ولد برکت علی صاحب طالب علم میڈیکل اسکول آگرہ امتحان میں کامیابی کیواسطے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (۳) گلاب خان صاحب سب پوسٹ ماسٹر راولپنڈی بعض ابتلاؤں میں گرفتار ہیں اور احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ **نماز جنازہ** - کریام سے ایک دوست وہاں کے

قصیدہ

(جو جلسہ دسمبر ۱۹۰۶ء پر حضرت کے حضور پڑھا گیا تھا)

ہوا ناصر خدا تیرا مرے قادیان والے
یہ احسانوں کا تیرے شکر ہم سے ہوا کیونکر
کھڑا خم ٹھونک کر دجال ظالم کے مقابل مین
مقابل پر ترے کوئی مخالف آ نہین سکتا
جوانمردی و عالی ہمتی کو دیکھ کر تیری
مرین بھونکون سے تیری دشمنان دین احمد کے
ہے کیا پنجاب اور ہندوستان امریکہ و یورپ
کوئی ثانی ترا ہرگز نہین ہے آج دنیا مین
فصاحت اور بلاغت علم و حلم و استقامت بھی
کلام حق ۔ کلام حق کو ثابت کر دیا تو نے
دفینہ جو پڑا مدت سے دروازہ مین کعبہ کے
کیئے ثابت تم ہی کر جو دین مین ڈگمگاتے تھے
جو دل کے اندھے اور میرص حیوالذن سے بدتر تھے
محمدؐ کی غلامی مین تری وہ آج آقائی
نہ منہ سے گو کرین اقرار ہے یہ ان کی ہٹ دھرمی
نہ مانین منہ سے پر لوہا ترا دل مانے بیٹھے ہین
کوئی آ کر مقابل پر مباہل بھی نہین ہوتا
مقابل پر نہ آئین مولوی پنڈت نہ عیسائی
عجب کچھ مرتبہ عالی ترا حق نے بنایا ہے
تجھے حق نے کیا مہدی کرم سے اور مسیحا بھی
ترقی مشن کی تیرے خدا کرتا ہے روز افزون
میرے مخدوم سب مقصد تری توجہ سے ہو دین گے پورے
مگر دامن پکڑ بیٹھا ترا رکھ آس مولا کی
دعا مانگے سحر مین یاد آ جاؤں کبھی گر میں

ہمین بخشی امان تو نے مرے دارالامان والے
بچایا دجل سے اُن کے جو ہین دجل گران والے
چھپائے منہ پھرین ڈرتے ہوئے سب شوخیان والے
دکھائے کام تو پیری مین مرد نوجوان والے
کرین تحسین فرشتے بھی زمین و آسمان والے
ہین واقف اس سے سب پنجاب اور ہندوستان والے
سبھی بحر و بر و عرب و عجم بل سب جہان والے
ہین وہ لطف و کرم کچھ تجھ پہ رب مستعان والے
کیئے جوہر عطا تجھ کو جو تھے سب خوبیان والے
بتائے کھول کر جب راز اس گنج نہان والے
نکالے تو نے وہ موتی در و گوہر عُمان والے
پڑے مُردے سے جو قبر وان ہین ہوئے بروح روان والے
ہوئے باریک بین رعنائے دانائے جہان والے
سر تسلیم خم ہین سب جو آتائے زبان والے
مگر سب مانتے ہین دل مین یہ رطب اللسان والے
جبھی آتے مقابل پر نہین یہ تر زبان والے
دلون کو خوف کھائے جاتے ہین تجھ پہلوان والے
پڑا بولیں گھروں میں بس یہ سب گستاخیان والے
کہ تیری آستان پر گرتے ہین سب عز و شان والے
حسد سے کیون جلیں ناحق یہ علاؤ زمان والے
جلین تو جلنے دو اُن کو جو ہین سب گمان والے
مجھے غم ۔ کام جو مجھ سے نہ ہو دین خادمان والے
اگرچہ کام تو اپنے سبھی ہین نا کسان والے
تو کٹ جائیں مرے ایام ساری سختیان والے

یہ بندہ ملتمس عاجز مصنف ہے جو چٹھی کا
تو گرائی مین رہے جو ہے ضلع مین گوجرانوالے

چہ در روئے خود دلبری دیدہ کہ از جہل خود را پسندیدہ
زلند انل رو چہ سر تافتی چہ سودی دریں سرکشی یافتی
نہ بر وہم خود تکیہ کردن رواست خطا بر بزرگان گرفتن خطاست
چو رستی نہ از بند دیو لعین نہ الہام تو ہست راہ یقین
چو در سینہ ات نیست قلب سلیم چہ تابد دران وحی رب کریم
ہر آنکس کہ باشد بزیر حجاب چسان خوب بیند رخ آفتاب
چو بر چشم فطرت نشیند غبار نہ راز حقیقت شود آشکار
رہیدہ چو از بند ظلمت نہ بروں از در جہل و غفلت نہ
نہ فارغ شدی از غرور و ریا نشد در برت جامۂ اصطفا
رسیدی نہ بر سطح چرخ بریں چشیدی نہ آبے ز حق الیقین
نہ بردی بروں رخت خود از جہان بعزت رسیدی نہ بر آسمان
نہ چوں فانیاں ہم فنا گشتہ نہ وارث بملک بقا گشتہ
نشانے ازیں در تو پیدا نشد ز چقماق آتش ہویدا نشد
ز تائید اسلام و قرآن پاک نہ کردی دل دشمنان دردناک
بروں نامدی بہر حق چوں یلاں شکستی نہ گاہے سر منکراں
ز تو حجت دین نہ گشتہ تمام نشد دشمنے کشتہ چوں لیکھرام
نہ تصدیق تو شد بچرخ بریں ندیدم نشانے بروئے زمیں
کسوف و خسوف از پئے دیگرے علامات صدق از پئے رہبرے
نہ کردی بیان بحثے این چنین نہ سنگے زدی بر سر کفر و کین
درختے کہ دیدیم بے برگ و بار بجز کار احراق ناید بکار
چہ چیز است الہام و دعوائے تو کہ سودے نہ بینم ز سودائے تو
در الہام حق شوکت ایزدی ست کہ آن شربت چشمۂ سرمدی ست
رسد ملہم حق بر اوج کمال کہ باشد فرستادۂ ذوالجلال
تسلط نہ شیطان یا بد برو کہ ذات خدائیست ہمراز او
ہمہ کار و بارش بود از یقین زند جلوہ بر مسند زیب و زین
ترا کے سزد این چنین ادعا رسیدی نہ بر مسند اجتبا
بر الہام خود مطمئن نیستی نہ خود را شناسی کہ کیستی
شرائط پئے وحی حق دیدہ ز قرآن و سنت چہ فہمیدہ
نہ گفتہ ندارد کسے با تو کار ولیکن چو گفتی دلیلش بیار
بہر دعوئے شرط شد امتحان بلا شرط دعوی بود رائیگاں
چو فرمود آن سرور انبیا منم از خدا در جہاں پیشوا
خدیجہ چسان شرط وحی خدا بیان کرد پیش شہ انبیا
بخوان تقری الضیف اندر خبر ببین تحمل الکل ہم مشتہر
غرض چون شرائط نشد ہم قرین چہ الہام تو ہست اے خردہ بین
ز بعد شرائط لوازم شناس ز تزویر شیطان شود بی ہراس
لوازم بود نصرت ایزدی چو باراں کہ رحمت ایزدی
ہمہ فتح و نصرت بہ جنگ عدا ندائے شہادت ز ارض و سما

ز ہر سو بود کار فتح و ظفر ۔ عیان میشود لطف آن دادگر ؛ ورا از گزندے نباشد ہراس ۔ نہ در کار بارش بود بوئے یاس ؛ چنین ملہم از بہر تائید دین ۔ نزولے کند آسمان بر زمین ؛ بود مظہر ذات پروردگار ۔ پئے دین حق حجت استوار ؛
بالہام ناقص بجنگ یلان ۔ بردن آمدن شیوۂ جاہلاں ؛ بہ فولاد بازو چو پنجہ کنی ۔ مگر ساعد نازنین بشکنی ؛ بریں خواب الہام نازاں مشو ۔ نصیحت بگوش اجابت شنو ؛ چراغے اگر منعقد شد بنور ۔ چہ لافی ز ندمیش رخشندہ ہور ؛
اگر عکس روشن بہ بینی بخواب ۔ نزیبد کہ گوئی منم آفتاب ؛ چہ باشد سر و گوش عبدالحکیم ۔ چو محروم باشد ز قلب سلیم ؛ چہ حاصل ازین چند روزہ حیات ۔ چو گم شد ز تو رردی درراہ نجات ؛ بجائیکہ باید تو چہ نداشتی ۔ ہمہ تخم خار و خسک کاشتی ؛ مپندار سعدی کہ راہ صفا ۔ توان رفت جز در پئے مصطفیٰ
(الملتمس محمد عبداللہ متوطن کشمیر شوپین حال وارد قادیان)

پیغام بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرتد

اس پیغام مین یہ التماس کیا گیا ہے ۔ کہ سچی اور صحیح وحی کیواسطے شرائط اور لوازم کا ہونا ضروری ہے ورنہ محض ناقص الہام کوئی چیز نہین دھوکہ ہے ۔

الا اے کہ نازی بہ الہام خویش ؛ مشو غرہ بر این چنین دین و کیش

ایک بزرگ کی پیشگوئی مہدی معہود کے متعلق

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرت محمد صادق ایڈیٹر اخبار بدر ایدہ اللہ تائیدہ ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ میرے پاس ماہ رمضان گذشتہ کی ایک امانت پڑی ہے جو آپکے پرچہ مین درج کرنے کے لئے مجھے راقم تصدیق نے دی اور تاکیداً کہہ گیا کہ درج کرا دوین مگر مین بباعث عدیم الفرصتی اور خود اپنی طویل بیماری کے آپ کی خدمت مین نہ بھیج سکا ۔ اب ارسال خدمت ہے ۔ والسلام

محمد حسین طبیب احمد آبادی از بھیرہ

حضرت امام الزمان کی نسبت

ایک عظیم اور بے نظیر پیشگوئی کی تصدیق

مین ملتان کا رہنے والا احمد خان نام افغان خاکوانی پسر عبد الخالق افغان مرحوم حلفاً خداوند کریم کی قسم کر کے یہ شہادت لکھتا ہوں کہ مین سنہ ۱۲۹۰ھ سے بھی پہلے شیعہ صاحبان ساکنان ملتان سے سنا کرتا تھا جس کو شیعہ صاحبان بڑے شد و مد سے اپنے امام علیہ السلام مہدی موعود کے ظاہر ہونے کی تصدیق مین پڑھا کرتے تھے اور اس سے یہ مطلب نکال لیتے تھے کہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین حضور علیہ السلام ظاہر ہو کر تمام ملک پر شیعہ مذہب کی تائید فرماوینگے وہ بیت یہ ہے ؎

درسنِ غاشی ہجری دو قرآن خواہد بود (۱۳۱۱ھ)
از پئے مہدی و دجّال نشان خواہد بود

اور نیز کہتے تھے کہ یہ بیت پچاس ساٹھ برس سے حضرت شیخ محمد عبد العزیز پڑہاروی ملتانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو ولی کامل گذرے ہین از روئے الہام ربانی فرمایا تھا مشہور چلا آتا ہے جوں جوں سنہ ۱۳۱۱ھ قریب آتا گیا شیعہ صاحبان کا انتظار بڑھتا گیا ۔ سنہ ۱۳۱۱ھ مین معلوم ہوا کہ قادیان ضلع گورداسپور مین میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان نے مہدویت کا دعوےٰ کیا ہوا ہے اور اس بیت کے مصداق وہ ثابت ہوئے ہین کیونکہ اسی سنہ ۱۳۱۱ھ مین ایک حدیث شریف کی رو سے ماہ رمضان مین کسوف خسوف کا ہونا مراد تھا جو واقع ہو گیا اور اس بیت کا مطلب اب کھل گیا کہ دو قِران کے لفظ سے کسوف خسوف مراد تھا جو حاضر الوقت مدعی پر پورا صادق آتا ہے ۔ وہ خیالی مہدی جو شیعہ صاحبان اپنے خیال مین باندہے ہوئے تھے ۔ کہین سے ظاہر نہ ہوا بلکہ یہ بیت بمعہ حدیث شریف کسوف خسوف والی کے اسی مدعی پہ صادق آیا اب اس کے وقوع کو تیرہ چودہ سال گذر چکے ہین یہ کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ ساری دنیا کے شیعہ کو لاجواب کرنے والی اور حاضر الوقت مدعی کے منکروں کا موںہہ کالا کرنے کے لئے کافی تصدیق ہو چکی ہے ۔

مین پوچھتا ہون کہ سنہ ۱۳۱۱ھ مین کون مہدی ظاہر ہوا کس نے دعوےٰ کیا ہوا تھا کس کے حق مین یہ دو آسمانی نشان ظاہر ہوئے حدیث مین تو کوئی سنہ بتایا ہوا نہ تھا اس بیت الہام ربانی کی تصدیق لفظ بہ لفظ صادق نکلی اب کوئی شخص صحیح العقل انکار کر سکتا ہے کہ جو بیت ساٹھہ ستر برس سے پہلے کا مشہور چلا آتا تھا وہ حاضر الوقت مدعی کے حق مین صادق نہین آیا ۔

مین مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہین اور نہ اب تک بیعت کی ہے مگر شریر لوگ جو ان کے دشمن ہین اور اُن کا نام سنکر جل جاتے ہین مجھے ضرور مرزائی یقین کرین گے ۔ مین ساری دنیا کے خبیثون کو للکار کر کہتا ہون کہ اس قدر سچ سے دشمنی کس مذہب مین جایز ہے کیا آپ کو مرنا نہین کیا خداوند تعالیٰ کی جناب مین حاضر نہین ہونا ۔

اب اگر کوئی شخص اس طرح بہتان کی نجاست کمانے لگے کہ یہ بیت کسی نے اب بنا لیا ہے تو ہم اُس کے موںہہ پر لعنت کا جوتا مارنے کو مستعد ہین ۔ منشی امام بخش صاحب و مولوی امام الدین صاحب ملتانی و منشی قادر بخش صاحب وغیرہ پچیس ۲۵ تیس ۳۰ برس سے اس بیت کے ذاکر زندہ موجود ہین ۔ اسی طرح بے شمار لوگ شیعہ و سنی اس بیت کے جاننے والے اب بھی ہین ۔ ہان منکر ہو جاوین تو وہ الگ بات ہے ۔ اس پیشگوئی کو جو الہام ربانی سے حضرت ولی کامل فاضل بے نظیر مصنف بے عدیل مولانا حضرت عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا اور ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھ لیا یہ کوئی تھوڑی بات نہین ۔ سارے دنیا کے منکرین کا موںہہ کالا کرنے کے لئے کافی ہے سب منکرین ملکر کوئی ایسا مدعی مہدویت دکھاوین جس کے حق مین ایسا مقررشدہ سنہ صادق آتا ہو ۔ موںہہ سے بکواس کرنا الگ بات ہے مگر خدائی تائید اور ہی چیز ہے مین مرزا صاحب کی جماعت کا نہین ہون مگر سچ کی حمایت کرنا ہر ایک منصف کا کام ہے مین یقین اور کامل یقین سے کہتا ہون کہ حاضر الوقت مدعی کی دشمنی مین ہم ہزار کوشش اور ہزار جانکاہی کرین خدا تعالیٰ ان کی تائید مین ہے ہم کچھہ بھی نہ کر سکین گے اور نہ کر سکے ۔ چشتیون کے ایک پیشوا نے حضرت مرزا صاحب کی تصدیق کی ہے جو ملتان کے علاقہ مین مشہور بزرگ ولی اللہ تھے اور ہزارون چشتی نقشبندی مرزا صاحب کے دشمن ہین مگر کچھہ بھی نہین کر سکے ۔ گولڑوی صاحب نے جب سے عداوت کا بیڑا اُٹھایا تب سے مرزا صاحب کی زیادہ گرم بازاری ہوئی ۔ خدا ہر ایک کو ہدایت کرے ۔ آمین ۔

مین رمضان سنہ ۱۳۲۴ھ مین ملتان سے بھیرہ مین بخدمت حضرت معظم طبیب حاذق مولانا مولوی محمد حسین صاحب احمد آبادی مالک شفاخانہ ... ... حاضر ہوا یہان اخبار بدر کے دیکھنے کا موقعہ ہوا اور خیال آیا کہ مجھے یہ شہادت معلوم ہے جس کا ظاہر کرنے والا پہلا شخص مین ہون مگر اس کو احمدی جماعت کے لوگون نے ایک خفیف[1] شہادت سمجھا ہوا ہے حالانکہ یہ شہادت امام الزمان مہدی دوران کے حق مین لاثانی اور بے نظیر شہادت ہے اس کو ایک دفعہ پھر بھی زور شور سے مشتہر کرنا ضروری ہے تاکہ قیامت کا وبال گردن پر نہ رہے ۔ ولا تکتموا الشہادۃ وما علینا الا البلاغ ۔ بر رسولاں بلاغ باشد و بس

راقم ۔ احمد خان ولد عبد الخالق خان افغان خاکوانی ملتانی حاضر الوقت بمقام بھیرہ ضلع شاہ پور ۔
۴ ۔ رمضان المبارک سنہ ۱۳۲۴ھ

---

[1] یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو اپنے زمانہ مین امام الزمان اور اپنی صدی کا مجدد ہو گذرا ہے اس کے نام شریف سے ایک عالم آگاہ ہے اور حسن اتفاق یہ ہے کہ اسی بزرگ نے اپنی کتاب شرح عقائد نبراس مین ایک قول بھی لکھا ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہین ۔ منہ

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۲۵	۸
½ "	۱۱۰	۶۰	۳۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۵	۹	۳
½ "	۴۰	۲۰	۱۳	۵	۲
¼ "	۲۲	۱۲	۷	۲½	۱⅛
فی سطر	۰	۳½	۲½	۱	۲

شعر و سخن

(از تصنیف صاحبزادہ میان محمود احمد صاحب)

ہر چار سُو ہے شہرہ ہوا قادیان کا
مسکن ہے جو کہ مہدیٔ آخر زمان کا

آنے لگے مسیح دوبارہ زمین پہ کیوں
نظارہ بھا گیا ہے اُنہیں آسمان کا

عیسےٰ تو تھا خلیفۂ موسےٰ او جاہلو!
تم سے بتاؤ کام ہے کیا اس جوان کا

تم اُمّتِ محمد خیر الرُسل سے ہو
ہے لطف و فضل تم پہ اُسی مہربان کا

کہتے ہیں وہ امام تمہارا تمہیں سے ہو
جو ہے بڑی ہی شوکت و جبروت و شان کا

پہنچیگا جلد اپنے کئے کی سزا کو وہ
اب بھی گمان جو بد ہو کسی بد گمان کا

ان جو نہ مانے احمدؐ مرسل کی بات بھی
کیا اعتبار ایسے شقی کی زبان کا

سچ سچ کہو خدا سے ذرہ ڈر کر دو جواب
کیا تم کو انتظار نہ تھا پاسبان کا

اب آ گیا تو آنکھیں چُراتے ہو کس لئے
کیوں راستہ ہو دیکھ رہے آسمان کا

جس نے خدا کے پاس سے آنا تھا آ چکا
لو کے بورہ سنگ در آستان کا

اسلام کو اُسی نے کیا آکے پھر درست
ہو شکر کس طرح سے ادا مہربان کا

سینہ سپر ہوا یہ مقابل میں کفر کے
خطرہ نہ مال کا ہی کیا اور نہ جان کا

توحید کا سبق ہی جو تعلیم شرک ہے
ہاں کفر ہے بتانا اگر حق بیان کا

تو ایسے شرک پر ہوں فدا مال و آبرو
اور ایسا کفر روگ ہو اپنی جان کا

اے قوم کچھ تو عقل و خرد سے بھی کام لو
لڑتی ہے جس سے مردوں کہ کیسی شان کا

گو لاکھ تو مقابلہ اسکا کرے مگر
کر سکتی ہی نہیں ہے تو کچھ اس جوان کا

اے دوستو! جو حق کیلئے رنج سہتے ہو
یہ رنج و درد و غم ہے فقط دو زمین کا

کچھ یاس و نا امیدی کو دل میں جگہ نہ دو
اب جلد ہو چکیگا یہ موسم خزان کا

اب اس کے پوری ہو تے ہی آ جائیگی بہار
وعدہ دیا ہے حق نے تمہیں جس نشان کا

چاہا اگر خدا نے تو دیکھو گے جلد ہی
چاروں طرف ہو شور بپا الامان کا

کافر بھی کہہ اُٹھینگے کہ سچا ہے شخص وہ
دعویٰ کیا ہے جس نے مسیح الزمان کا

محمود کیا بعید ہے دل پر جو قوم کے
(غزل دوم) نالہ اثر کرے یہ کسی ناتوان کا

اے مولویو! کچھ تو کرو خوف خدا کا
کیا تمنے سُنا تک بھی نہیں نام حیا کا

کیا تم کو نہیں خوف رہا روز جزا کا
یوں سامنا کرتے ہو جو محبوب خدا کا

ہر جنگ میں کفار کو ہے پیٹھ دکھائی
تم لوگوں نے ہی نام ڈبویا ہے وفا کا

ٹھہراتے ہیں کافر اُسی جو ہادیٔ دین ہو
یہ خوب نمونہ ہے یہاں نیکی علماء کا

بیٹھا ہے فلک پر جو اسے اب تو بلاؤ
چُپ بیٹھے ہو کیوں تم ہو یہی وقت دعا کا

پر حشر تلک بھی جو رہو اشک فشان تم
ہرگز نہ پتہ پاؤ گے کچھ اُس رسا کا

وہ شاہِ جہاں جس کیلئے چشم براہ ہو
وہ قادیان میں بیٹھا ہو محبوب خدا کا

وحشی کو بھی دم بھر میں مہذب ہے بنا تی
دیکھو تو اثر آکے ذرا اس کی دُعا کا

وہ قوتِ اعجاز ہے اس شخص نے پائی
دم بھر میں اُسے مار گرایا جسے تا کا

محمود نہ کیوں اُس کے مخالف ہوں پریشاں
نائب ہے نبی کا وہ فرستادہ خدا کا

ایک استفسار کا جواب

مخدومی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر زاد اللہ برکاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ رسالہ اسلام ماہ ذی الحج سنہ ۱۳۲۳ھ کے صفحہ ۲۴ پر ایک استفسار بعنوان "مرزا صاحب قادیانی سے استفسار" تحریر ہے۔ چونکہ اخیر پر کسی صاحب کا نام تحریر نہیں ہے اس واسطے قبل جواب استفسار کے چند امور دریافت طلب ہیں۔ یہ اُمور میں آپکے اخبار کے ذریعہ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ براہ مہربانی ان چند سطور کو اپنے اخبار میں جگہ دیکر ممنون فرماویں۔

اول یہ کہ رسالہ اسلام کے ایڈیٹر منشی عبدالقیوم صاحب نام استفسار کنندہ کا تحریر فرمائیں[+] تاکہ اون کی قابلیت کا اندازہ کیا جاوے اور اس قابلیت کے مطابق اس استفسار کا جواب کافی شافی دیا جاوے۔

دوم یہ کہ چونکہ استفسار ایک نہایت معمولی استفسار ہے اس کے واسطے استفسار کنندہ کو حضرت اقدس جناب مرزا صاحب مدظلہ تعالےٰ کو مخاطب کرنے کی اور آپ سے استفسار کرنے کی جیسا کہ سرخی مضمون سے ظاہر ہے۔ ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے استفساروں کے جوابات بکثرت دیئے جا چکے ہیں اور شائع ہو چکے ہیں تاہم اگر سائل کی ہنوز تشفی و تسلی نہیں ہوئی ہے۔ تو حضرت اقدس کے غلامان غلام یعنی یہ عاجز اس استفسار کا جواب مفصل اور مدلل دینے کیواسطے طیار ہے۔ بشرطیکہ استفسار کنندہ طالب حق بن کر صدق اور راستی سے یہ واثق عہد شائع کریں کہ وہ تشفی اور تسلی یاب جواب پالینے پر حضرت اقدس کو بصدق دل قبول فرمالینگے۔ کیونکہ اگر ایسا عہد وہ شائع نہ کرینگے تو یہ سمجھا جائیگا کہ استفسار محض وقت ضائع کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے نہ کہ صدق و صفا سے۔

تیسرا امر یہ ہے کہ استفسار کے آخر میں ایک فقرہ یہ ہے کہ "دو آپ کی تحریرات اس کی نسبت کوئی فیصلہ نہیں کرتیں" اس سے معلوم ہوتا ہے کہ استفسار کنندہ نے حضرت اقدس کی کتابوں کو دیکھا ہے اس واسطے میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کون کون سی کتابیں حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کی اونہوں نے بغور پڑہی ہیں جن سے ان کی تشفی و تسلی نہیں ہوئی۔

ان سہ امور کا جواب ملنے پر میں انشاء اللہ اس استفسار کا مفصل جواب تحریر کرونگا اور اگر ان امور کا جواب شائع نہ کیا گیا تو یہ سمجھا جاویگا کہ استفسار حق جوئی کی غرض سے نہیں تھا بلکہ محض نمود کیواسطے تھا تاکہ لوگ اون کو پانچویں سواروں میں شمار کریں۔ عاجز آثم حامد احمدی میرٹھ

[+] نوٹ۔ نام دریافت کرنے سے یہ مطلب بھی ہے کہ آیا استفسار کنندہ کو اردو [illegible] استفسار کا جواب شائع کرینگے۔

تازے یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت میں جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افتراپردازی کو نہیں چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیدائش میں بہت سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوکر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھہ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ مکرم بھائی عبدالرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن میں بعض خواندہ اور سمجھدار بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور اونہوں نے سبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے۔ جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا ہی تھا مگر قرآن شریف میں بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پارون میں سے صرف ۱۳ پارہ رکھے اور باقی نکالدیئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔ حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہان سے سنا تو اونہوں نے کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ میں فرمایا اور یہ بھی کہا تہا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی اون کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اس وقت حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی اونہون نے اس شخص کو جو خواندہ تہا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بھائی تم خود دیکھہ لو کہ اس میں ۱۳ پارہ ہیں یا ۳۰ پارہ۔ ہم تو اسی قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور اسی کو نمازون میں پڑہتے ہیں یہ سب ان ناخدا ترس لوگون کی بے ہودہ افتراپردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ الٰہی نور تک نہ پہونچیں یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت نفرین کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تہا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔ علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ میں جہاں کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علماء کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تہا دکھلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ میں بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائینگے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ میں میری امت یہودی صفات ہو جائیگی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہیں ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود ہوکر خدا کی پاک نوشتوں کی علامات کے ساتھہ تشریف لے آئے ہیں ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہیں اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دُکھہ دیا بعینہٖ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنے حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا اور تکالیف ہوئے اور ہیں مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہیں بڑہکر ہے اس لئے ضرور تہا کہ یہ مثیل یہودی اون یہودیون سے بڑہکر بیہودگی اور بازی لے جاتے۔ سو جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اٹھا ہے اونہوں نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور تفرقہ اندازی میں اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری حضرت اقدس مرزا صاحب کو وہ نافع الناس وجود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افتراپردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنوں کا بھی کچھہ نہ کچھہ فائدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ ناعاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہیں اور اگر اپنی نخوت اور تباہی کو نہیں دیکھہ سکتے تھے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ اپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہیں اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھہ سکتے ہیں۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہیں ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ میں غور کرین گے۔

خاکسار عبدالخالق احمدی از مظفر نگر ۵ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے دُرست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے

حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پرواہی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندون نے یہ سمجھہ رکہا ہے۔ کہ ہماری لڑکیون کی تعلیمی کمی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ اپنے بچون کی مذہبی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے۔ خدا کے احکام کی بجا آوری نہین ہوسکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ امور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت اس کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جا کر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہے تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہیں اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پرواہی کرتی ہے اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہے غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہے جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہے اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ ......کی ڈگریاں لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہے کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسیوقت ممکن ہو سکتا ہے جبکہ مستورات کی انجمن ہو خیر مین اپنی مکرمہ بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کار آمد ہے احمدی جماعت کو جلدی اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ فقط راقمہ خاک بنت ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی ضلع گوجرات

تازے یہودی

یہ امر بالبداہت واضح ہے کہ مخالفین نے خدا کے قائم کردہ سلسلہ کی مخالفت مین جہان تک بس چل سکا چالاکی اور افترا پردازی کو نہین چھوڑا حالانکہ اسی مخالفت کی پیداُئش مین بہت سے عذاب الٰہی مین گرفتار ہو کر بڑی حسرت سے اس جہان سے گذر گئے اور اس سلسلہ حقہ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

یکم مارچ ۱۹۰۷ء کا واقعہ ہے کہ کرم بھائی عبد الرزاق صاحب احمدی کے پاس چند دیہاتی اشخاص جن مین بعض خواندہ اور سمجھدار بھی تھے بغرض معالجہ آئے اور انہون نے سبیل تذکرہ کہا کہ حکیم جی بڑا افسوس ہے کہ آپ باین علم و دانش ایسے طریق اور مذہب کے گرویدہ ہو گئے۔ جو بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے کتنا غضب کیا کہ دعوے نبوت تو کیا ہی تھا مگر قرآن شریف مین بھی ترمیم کر دی یعنی ۳۰ پارون مین سے صرف ۳ پارہ رکھے اور باقی نکال دئے اور اس طرح قرآن اور اسلام بالکل مٹا دیا۔

حکیم صاحب نے جو ایک سادہ مزاج اور معقول پسند مین نہایت متانت سے دریافت کیا کہ بھائی تمنے یہ کہان سے سُنا تو انہون نے کہا کہ چند روز ہوئے کہ ایک مولوی صاحب نے اپنے وعظ مین فرمایا اور یہ بھی کہا تھا کہ ہرگز کسی مرزائی سے نہ ملنا اور نہ کوئی اُن کی کتاب دیکھنا ورنہ تمہارا دین اور ایمان جاتا رہیگا۔

اتفاقاً حکیم صاحب کے پاس حمائل شریف رکھی ہوئی تھی انہون نے اس شخص کو جو خواندہ تھا۔ حمائل شریف دے کر کہا کہ بھائی تم خود دیکھ لو کہ اس مین ۳۰ پارہ ہین یا ۳ پارہ۔ ہم تو اس قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہین اور اسی کو نمازون مین پڑھتے ہین یہ سب ان ناخدا ترس لوگون کی بیہودہ افترا پردازی اور چالاکی ہے تاکہ لوگ الٰہی نور تک نہ پہنچین یہ سنکر وہ سب حیرت زدہ ہو گئے اور مولوی صاحب پر سخت لعن کرنے لگے۔

مین نے کہا کہ ان لوگون سے ایسا ہونا ضروری تھا۔ تاکہ خدا کا فرمودہ پورا ہو۔

علام الغیوب خدا نے سورہ جمعہ مین جہان کمثل الحمار یحمل اسفارا فرما کر یہودی علماء کا نقشہ جو مسیح موسوی کے وقت کا تھا دکھلا دیا ہے وہان بطور پیشگوئی یہ بھی بتلا گیا ہے کہ مسیح محمدی کے زمانہ مین بھی امت محمدی کے علماء یہودی صفات ہو جائینگے۔

چنانچہ احادیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین اس کو نہائیت وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ آخری زمانہ مین میری امت یہودی صفات ہو جائے گی اور یہودیون کے قدم بہ قدم اور نعل بہ نعل چلے گی جو جو افعال شنیعہ اُن سے سرزد ہوئے ہین ان سے بھی ضرور ہون گے چونکہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام مسیح موعود ہو کر خدا کی پاک نوشتون کی علامات کے ساتھ تشریف لے آئے ہین ایسے یہودی صفات علماء بھی ان کے بالمقابل موجود ہین اور جس طرح یہودی علماء نے مسیح موسوی کی مخالفت کی اور ستایا اور دُکھ دیا بعینہٖ اسی طور سے یہ یہودی صفات علماء بھی مسیح محمدی یعنے حضرت مرزا صاحب کے درپے ایذا اور تکالیف ہوئے اور ہین مگر چونکہ مسیح محمدی اپنے مراتب اور درجات اور بزرگی کے لحاظ سے مسیح موسوی سے کہین بڑھکر ہے اس لئے ضرور تھا کہ یہ مثیل یہودی ادن یہودیون سے بڑھکر ہوتے اور بازی لے جاتے۔ سو جہان تک ہمارا تجربہ اور رات دن کا مشاہدہ ہے اور ایک جہان چیخ اُٹھا ہے انہون نے اپنی مفسدہ پردازی اور فتنہ سازی اور تفرقہ اندازی مین اصلی یہودیون کے بھی کان کاٹ ڈالے۔

مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالےٰ نے ہماری حضرت اقدس مرزا صاحب کا وہ نافع الناس وجود با جود بنایا ہے کہ اکثر مخالف مولویون کے پیٹ پالنے کا بڑا ذریعہ حضرت ممدوح پر افترا پردازی کرنا ہے۔ اور اسی طور پر دشمنون کا بھی کچھ نہ کچھ فایدہ ہو رہتا ہے۔

افسوس اگر یہ ناعاقبت اندیش خدا ترسی سے کام لیتے اور اپنی گذشتہ حالت کا موجودہ حالت سے مقابلہ کرتے تو ان کو صاف معلوم ہو جاتا کہ وہ سخت ہلاکت کی راہ چل رہے ہین اور اگر اپنی نکبت اور تباہی کو نہین دیکھ سکتے تھے تو حضرت خلیفۃ اللہ کی خارق عادت ترقی کو خیال کرتے مگر حیف ہے کہ آپنی حالت سے عبرت پکڑتے ہین اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ترقی دیکھ سکتے ہین۔ یہ سنکر وہ سب بالاتفاق پکار اُٹھے کہ فی الواقعہ آجکل کے مولویون کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی تعلیم سے روکتے ہین ہم ہرگز ان کی کسی بات کا اعتبار نہین کرین گے اور ضرور ہم حضرت مرزا صاحب کے معاملہ مین غور کرینگے۔

خاکسار عبد الخالق احمدی از مظفر نگر ۵۔ مارچ ۱۹۰۷ء

بدر خواتین

Digitized by Khilafat Library

مشن کے گرل اسکولون سے بچو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

جناب ایڈیٹر صاحب بدر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھے آج تک کوئی بھی مضمون لکھنے کا کوئی موقعہ نہین ملا لہذا ملتجی ہون اگر کوئی غلطی ہو تو اسے دُرست کر کے شائع کر کے مشکور کیجئے حامیان تعلیم نسوان کی خدمت مین گذارش ہے کہ تعلیم نسوان کی سخت ضروریات کو تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے اور کئی طریقون سے تعلیم دینی شروع کر دی مگر وہ تعلیم جو کہ فرقہ اناث کیواسطے ضروری تھی اس سے بالکل بے پرواہی اختیار کی گئی ہے شہر کے باشندہ وان ... یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہماری لڑکیون کی تعلیم کی مشن سکول مین داخل ہونے سے پوری ہو جاویگی۔ مگر ان کو یہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ جب تک وہ اپنے بچوں کی مذہبی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہین کرین گے۔ خدا کے احکام کی بجاآوری نہین ہو سکے گی۔ تعلیم نسوان کے دو بڑے جزو ہین۔ اُمور خانہ داری کا علم جس مین بچون کی تربیت بھی شامل ہے۔ دوسرے مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرنا۔ مگر مشن سکولون مین یہ دونون باتین نہین پائی جاتین۔ بلکہ حتی المقدور ان معصوم بچیون کو اسلام پاک سے نفرت دلانے کی کوشش کی جاتی ہو۔ مین نے ایک مشن سکول کی بڑی تعریف سنی۔ تو اس کے دیکھنے کا شوق دل مین سمایا غرض بہ ہزار دقت مین کو دیکھنے کی اجازت ملی وہان جا کر ایک ایسا نظارہ آنکھون کے سامنے پیش آیا کہ رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اسلام کی قدوسیت کا نقشہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا آہ! اگر یہی تعلیم نسوان ہو تو ہمارا دور سے سلام ہے۔ مین اصل مطلب سے بہت دور نکل گئی ہون۔ کیا دیکھتی ہون کہ مس صاحبہ کرسی پر رونق افروز ہین اور چھوٹی چھوٹی معصوم لڑکیان اردگرد جمع ہین مس صاحبہ بڑی توجہ اور سرگرمی سے لڑکیون کو انجیل کی تعلیم دے رہی ہین ان کے ننھے ننھے بے لوث دلون پر حضرت عیسیٰ کی الوہیت اور کفارہ کا نقش جما رہی ہین جو ذرا بے پرواہی کرتی ہو اسے سخت جھڑکی دیجاتی ہو غیرت سے مین پسینہ پسینہ ہو گئی اور انکی قابل رحم حالت پر آنسو بھر آئے غرض مشن اسکولون مین سوائے انجیل کے اور کسی قسم کی تعلیم نہین یہ وہ تعلیم ہو جو کہ ننھے دلون کو اپنے پیارے مذہب سے متنفر کر دیتی ہو اگر عورتین لامذہب ہو کر تعلیم یافتہ ہو جاوین تو اس سے اسلام کو کیا فایدہ پہونچا۔ اس طرح تو بنگالی پارسی مستورات نے بی۔اے۔ ایم۔اے کی دگریان لی ہین۔ مسلمان خاتونون کا سب سے پہلا یہی فرض ہو کہ وہ اپنے پاک مذہب سے پوری پوری واقفیت حاصل کرین اور یہ اسی وقت ممکن ہو سکتا ہو جبکہ مستورات کی انجمن ہو خیر مین اپنی کرم بہن اہلیہ ملک کرم الٰہی سے اتفاق کرتی ہون کہ ان کی تجویز بڑی کار آمد ہو احمدی جماعت کو جلد اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ فقط راقمہ خاتون بنت ملک مولا بخش صاحب پنشنر گورالی ضلع گجرات

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر بکڈپو قادیان ضلع گورداسپور سے خرید فرماؤ

(تمام احمدی برادران کی خاص توجہ کے قابل۔ یہہ موقعہ پھر شاید ہی ملے)

قیمت	مضمون کتاب	نام کتاب مصنف
۷ر	حضرت مسیح موعود اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے	جنگ مقدس۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام
۲ر	حضرت صاحب نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں کی ہیں ہر احمدی بھائی پر لازم ہے کہ اس کی ایک ایک جلد اپنے پاس رکھے اور اس کی ہدایات پر کاربند ہو	الوصیۃ " " "
/ر	ضمیمہ نسیم دعوت۔ قابل دید ہے	ساتن دہرم " " "
۳ر	تین پارے ہیں فی پارہ	پارۂ قرآن
۲ر	سورۂ تبت کی نہایت لطیف تفسیر اور ایک مخالف کے اعتراض کا جواب	الموعظۃ الحسنہ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
۱ر	مولوی محمد حسین بٹالوی کے ۵۰ سوالوں کے جواب	سواء السبیل " "
/ر	نہایت خوبصورت دیوار پر آویزاں کرنے کے لئے۔ یہ الہامی دعا ہے۔ جو حضرت اقدس کو حفاظت کیواسطے بتائی گئی زیادہ منگانے پر رعایت۔	قطعہ۔ رب کل شیء خادمک۔
/ر /ر	یہ دونو کتابیں قابل دید ہیں اور نئی ہیں۔ اور مخالفین پر حجت۔ ضرور منگائیے	باوا نانک کا مسلمان ہونا عیسائی مذہب اور اسکی حقیقت
/ر	پنجابی نظم	نظم مستورات
/ر	"	کاسر احمدی
۱ر	حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رو سے۔	سراج الحق۔ حصہ اناہ مصنفہ پیر سراج الحق
۱ر	سورۂ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں اس کے نکات ایک روپیہ قیمت بھی گراں نہیں۔	سر الشہادتین۔ مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب
۱ر	حضرت مسیح موعود کی تائید میں نہایت عمدہ ہے	القول الصحیح۔ مصنفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر
/ر	اللہ داد والے	کاسر احمدی

آنکھوں کے بیماروں کو مژدہ

میاں ڈاکٹر عبد اللہ ساکن راہوں ضلع جالندہر جنہوں نے لنڈن آسٹریلیا افریقہ میں آنکھوں کے علاج سے بہت شہرت حاصل کی ہے اور ان کے پاس بہت کثرت سے سارٹیفکیٹ بھی موجود ہیں انگریزی اور یونانی دو طرح سے آنکھ بناتے ہیں ہماری جماعت کے مخلص ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ لوگوں کو اون سے فائدہ پہونچے۔ نور الدین۔

الحلیقہ

ضرورت نکاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ملا میرے ایک عزیز نوجوان دوست سید معقول روزگار سرکاری ملازم جن کے حالات سے مجھے ذاتی واقفیت ہے کہ وہ ایک نیک اور ہوشیار آدمی ہیں شرعی ضرورت کے سبب دوسرے نکاح کے خواہاں ہیں چونکہ مجھے خود اون کے ساتھ محبت کا تعلق ہے اس واسطے میں اون کی بجوشی سفارش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں جو صاحب اس تعلق کو پسند کرینگے وہ خوش ہونگے۔ معاملہ کو بابرکت بنانے کیواسطے حضرت سے پہلے دعا کرائی جاویگی۔ اور پھر فیصلہ ہوگا۔ خط و کتابت میرے نام ہو۔ ایڈیٹر ملا میرے ایک دوست مولوی غلام رسول صاحب ۔۔۔ صالح بخوشی ہیں خو عالم احمدی ہیں۔ آپنے میری ساتھ تک مختصر معانی تک تعلیم پائی ہے اور دینیات سے اچھے باخبر ہیں آپ کی دنیاوی حیثیت اچھی رتبہ نہ ہے قوم دیش ہے اور قریشیوں سے رشتہ داریاں ہوتی رہی ہیں آپ نکاح کے خواہشمند ہیں جو صاحب اس تعلق کو پسند فرماویں وہ مجھ سے خط و کتابت کریں۔ پرائیویٹ طور پر بھی ہر طرح اپنا اطمینان کرسکتے ہیں۔ اس سے پہلے کوئی بیوی نہیں بڑا ہی مبارک ہوگا وہ خاندان جو اس سلسلہ اخوۃ میں پیش قدمی کریگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیاز مند اکمل آف گولیکے۔ ضلع گوجرات پنجاب

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبریں مع چیپ ایڈیٹوریل ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ اخبار اخبار ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھیں۔ مینجر روزانہ اخبار عام

اطلاع

براہین احمدیہ اور درثمین کی رعایتی قیمت کا وقت ۳۱ جنوری ۱۹۰۷ء کو ختم ہوچکا ہے اور براہین احمدیہ اب اصلی قیمت یعنی بلغ صہ فی نسخہ پر فروخت ہوگی اور قیمت جلد ۱۲ر علیحدہ ہے لیکن اخبار کے خریداروں کو ایک روپیہ کی رعایت رہیگی۔ اور درثمین مجلد ۸ر

بدر پریس قادیان میں میاں معراجدین عمر کی ملکیتی چھاپا گیا۔